مالداروں کو تنبیہ

میں اس حقیقت سے بھی واقف ہوں کہ جہاں مانگنے والوں کی طرف سے بے اعتدالیاں ہو رہی ہیں، وہاں بہت سے مالدار بھی بے عنوانیاں کر رہے ہیں۔ زکوٰۃ نکالنے سے ان کا دم گھٹتا ہے راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چراتے ہیں۔ اور بیسیوں ایسے حیلے بناتے ہیں جس سے ضروری مصارف میں بھی ایک پیسہ ان کی جیب سے نہ نکل سکے۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ وہ میری اس تحریر سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ لیکن میں ان کو متنبہ کر دینا چاہتا ہوں، کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے یہ صرف غیر حقدار سائلوں کے متعلق ہے۔ میں اس غلط طریقۂ سوال کو بند کرنا چاہتا ہوں جو آج مسلمانوں میں بالعموم رائج ہے۔ جس کی وجہ سے مسلم نوجوان دن بدن پست، ذلیل، نکمے، اپاہج، بے غیرت اور بے شرم ہوتے چلے جا رہے ہیں ـــــ میرا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ آپ اپنی دولت کی تجوریوں پر سانپ بنکر لپٹے رہیں۔ اور ان ضروری مصارف میں بھی خرچ نہ کریں، جہاں خرچ کرنے کا آپ سے اسلام مطالبہ کر رہا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ ان حقیقی محتاجوں اور واقعی مسکینوں پر بھی ترس نہ کھائیں، جو بیچارے پہلے ہی بھوک اور افلاس سے تنگ تھے کہ اب موجودہ جنگ کی شعلہ باریوں نے تو ان کو جلا کر بالکل بھسم ہی کر دیا۔ اگر آپ نے حق داروں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی تو اس کے ذمہ دار آپ ہیں واللہ علیم انی بریٔ مما تعملون۔

پیغامِ عمل

(از مولوی محمد یوسف صاحب کیفی اعظمی متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

اف میرے دردِ جگر کی بیقراری دیکھئے ۔۔۔ اک گرفتارِ الم کی آہ و زاری دیکھئے
دیکھئے اعدائے دیں کی استواری دیکھئے ۔۔۔ جاں نثارانِ نبیؐ کی اور خواری دیکھئے

وہ مسلماں جس کا طاری رعب تھا آفاق پر ✽ پی رہا ہے قعرِ ذلت میں پڑا خونِ جگر

باوجودیکہ ہے رکھتا دعویٔ اسلام وہ ۔۔۔ بھول کر لیتا نہیں لیکن خدا کا نام وہ
سر میں رکھتا ہے ترقی کا جنونِ خام وہ ۔۔۔ پی رہا ہے بزم میں غفلت کا لیکن جام وہ

ہم نفس یہ تاب کسکو ہے کرے تجھسے بیاں ✽ کیوں مسلماں کی فضا میں اڑ رہی ہیں دھجیاں

حق نے جس کے ہاتھ میں دی تھی کبھی باگِ جہاں ۔۔۔ پھر رہا ہے آج مثلِ یوسفِ بے کارواں
جب سے چھوڑی پیرویٔ رہبرِ کون و مکاں ۔۔۔ ہو گیا افسوس مسلم دہر میں تو بے نشاں

اٹھ کہ کیفی دے مسلمانوں کو پیغامِ عمل
تا کہ نظمِ عالمِ امکان پھر جائے سنبھل